مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
20 فروری، 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 02 رمضان کریم، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 26، سورۂ حجرات: 11)

معاشرتی زندگی کے آداب

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. روزہ اور معاشرتی زندگی — صفحہ: 04
✿.. طعن و تشنیع کی مذمت میں 2 احادیث — صفحہ: 09
✿.. بدگمانی کے دینی و دُنیوی نقصانات — صفحہ: 13
✿.. روزہ ڈھال ہے مگر...!! — صفحہ: 18

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)
FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اَرْبعینِ عطّار، قسط:2، صفحہ:5، حدیثِ پاک نمبر:5 ہے:

اِجْعَلُوْنِیْ فِیْ وَسْطِ الدُّعَآءِ وَفِیْ اَوَّلِهٖ وَفِیْ آخِرِهٖ

ترجمہ: مجھے دُعا کے درمیان، شروع اور آخر میں رکھو۔[1]

شرح: یعنی تم مجھ پر اپنی دُعا کے شروع، درمیان اور آخر میں درود بھیجو۔

بالیقیں سب سے افضل و اعلیٰ	ذکرِ شاہِ اُمَم درود و سلام
وہ دُعا مُستَجاب ہوتی ہے	جس میں ہوتا ہے ضَم درود و سلام
طاعتیں سب اُسی سے ہیں مقبول	طاعتوں میں اَتَم درود و سلام

مختصر وضاحت: ضَم: مِلا ہوا، اَتَم: کامِل، مکمل۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ

1 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، جلد:2، صفحہ:141، حدیث:3122۔

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ (پارہ:26، سورۂ حجرات:11)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! مَرد دُوسرے مَردوں پر نہ ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ اُن ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ اُن ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه! ہماری خوش قسمتی ہے کہ زِندگی میں ایک بار پھر ہمیں عظمتوں والا، رحمتوں والا، برکتوں والا، مَغْفِرت والا مہینا **ماہِ رمضان کریم** نصیب ہو گیا ہے۔

یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے
زِندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے

اَبرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور
فَضْلِ رَبّ سے مغفرت کا ہو گیا سامان ہے

ہر گھڑی رَحمت بھری ہے، ہر طرف ہیں برکتیں
ماہِ رمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رمضاں دکھا
مُدّتوں سے دِل میں یہ عطّار کے ارمان ہے[1]

احادیثِ کریمہ کے مطابق ❁ رمضان کریم کی پہلی ہی رات سے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک بند نہیں ہوتے ❁ جو بندہ ماہِ رمضان کی رات میں نماز پڑھتا ہے، اللہ پاک اُس کے ہر سجدے کے صلے (*Rewards*) میں اس کے لیے 1500 نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لیے جَنَّت میں سُرخ یاقُوت کا گھر بناتا ہے۔[2]

❁ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب رمضان کریم

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:705-706 ملتقطاً۔

2 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:314، حدیث:3635۔

کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ پاک میری اُمَّت کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نظرِ رحمت فرمائے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔[1] ❁ رمضان کریم میں اِفطار کے وقت روزانہ 10 لاکھ گنہگاروں کی مَغْفِرت کر دی جاتی ہے اور شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کو سورج غروب ہونے سے لے کر جمعہ کو سورج غروب ہونے تک) ہر ہر گھڑی میں 10، 10 لاکھ کی مَغْفِرت کر دی جاتی ہے اور یہ سب مَغْفِرت پانے والے وہ ہیں جن پر جہنّم واجِب ہو چکی تھی۔[2] ❁ پھر جب رمضان کریم کی 29 وِیں رات آتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے جہنّم سے آزاد کیے گئے تھے، اِن کے مجموعے (***Totel***) کے برابر اس ایک رات میں آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے رمضان کریم کی...!! اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان کی برکتیں لُوٹنے، اس ماہِ ذِیشان کا خُوب احترام کرنے اور خوب خوب نیکیاں کمانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

روزہ اور معاشرتی زندگی

پیارے اسلامی بھائیو! روزہ ایک اِنْفرادی عبادت ہے، ہر کوئی اپنا اپنا روزہ رکھتا ہے، البتہ! اگر ہمارے روزے کا ہمارے معاشرے پر، ہماری اجتماعی زندگی پر، ہمارے ارد گرد رہنے والوں پر کوئی اَثَر ظاہِر نہ ہو، روزے کی بَرَکت سے ہماری معاشرتی زندگی میں نکھار نہ آئے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے **روزہ رکھنے** میں کچھ کمی ہے، ہم روزے کی رُوح تک

1 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، الباب الثالث والعشرون فی الصیام، جلد:3، صفحہ:303، حدیث:3603۔
2 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، الباب الثالث والعشرون فی الصیام، جلد:3، صفحہ:336، حدیث:3695 ملتقطاً۔
3 ...کنز العمال، جزء:8، جلد:4، صفحہ:219، حدیث:23702 ملتقطاً۔

نہیں پہنچ پائے ہیں۔

ایک مثال سے بات کو سمجھیے! سُورج کے سامنے اگر چمکدار، خُوب صاف سُتھرا آئینہ رکھ دیا جائے تو اُس کی روشنی چاروں طرف پھیلنا شروع ہو جائے گی۔ اگر اسی سُورج کے سامنے اندھا شیشہ (یعنی ایسا آئینہ جو زنگ سے اَٹا ہوا ہو) رکھ دیا جائے تو نہ وہ خُود روشن ہو گا، نہ اِس سے روشنی اِرد گرد پھیلے گی۔

یہی مثال روزہ دار کی بھی ہے کہ ہمارے دِل کا آئینہ جس پر گُناہوں کی سیاہی چڑھ جاتی ہے، روزے کا اَصل مقصد اُس سیاہی کو اُتارنا اور دِل کو چمکانا ہے۔

یعنی روزہ رکھنے کے بعد ہمارے کردار میں، گفتار میں، عادات واَطوار میں اس کی روشنی پھیل رہی ہے، ہماری اجتماعی زندگی پر اُس کا اَثر پڑ رہا ہے، یہ نشانی ہے کہ ہم روزے کی رُوح تک پہنچ رہے ہیں، اگر ایسا نہیں ہے تو مطلب ہے کہ ہمارے روزہ رکھنے میں کمی ہے۔

غرض: کہنے کا مقصد یہ ہے کہ روزہ تو رکھ لیا، اب اس کے ذریعے سے ہماری اجتماعی زندگی میں نکھار بھی آنا چاہیے۔ آیئے! نیّت کرتے ہیں کہ ہم آج سے اپنی اجتماعی زندگی میں، معاشرتی زندگی میں نکھار لانے کی بھرپُور کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

سورۂ حُجُرات میں اِجتماعی زندگی کے آداب

سورۂ حُجُرات 26 وَیں سپارے کی ایک مُختَصَر سُورت ہے، صِرف 2 رکوع اور 18 آیات کی اِس مُختَصَر سُورت میں بہت ساری تعلیمات دی گئی ہیں، بِالخصوص مسلمانوں کو مُعَاشرتی زندگی کے آداب سکھائے گئے ہیں یعنی ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کیسا رویّہ رکھنا ہے، ہمارے والدین ہوں یا بہن بھائی، پڑوسی ہوں یا اَہْلِ محلہ، کوئی دُور کا

عزیز ہو یا بالکل اَجنبی غرض ہر وہ شخص جو مسلمان ہے، چاہے وہ دُنیا کے کسی کونے میں بھی رہتا ہے، جب بھی ہماری اس سے ملاقات ہو، ہم نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے، اس تَعَلُّق سے سورۂ حُجُرات میں 6 مَدَنی پھولوں کا حسین گلدستہ بیان کیا گیا ہے۔

آیئے! قرآنِ کریم کے عطا کردہ یہ 6 مَدَنی پھول سُنتے اور آج ہی سے انہیں اپنے کردار کا حِصّہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

(1): کسی کا مذاق نہ اُڑاؤ...!!

اللہ پاک نے پارہ:26، سورۂ حُجُرات کی آیت نمبر 11 میں اِرْشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ (پارہ:26، سورۂ حجرات:11)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ اُن ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

مسلمان کی عزّت و تعظیم میں سے ہے کہ کسی طرح بھی اس کا مذاق نہ اُڑایا جائے۔

آیتِ کریمہ کے اس حصّے میں اسی بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی مَرد دوسرے مَرد کا اور کوئی عورت دوسری عورت کا مذاق نہ اُڑائے۔

ہر ایک کا اپنا ذوق ہوتا ہے، زِندگی گزارنے کا انداز اپنا ہوتا ہے، ہم کسی کے انداز پر تنقید نہیں کرسکتے، ہم کسی کے لباس پر، اس کے لائف سٹائل (***Life Style***) پر تنقید نہیں کرسکتے، یہاں تک کہ اگر کوئی گُناہ گار ہے تو اسے بھی اچھے انداز سے نیکی کی دعوت تو دی

جائے گی مگر اس کا مذاق اُڑانا ہرگز درست نہیں ہے۔

آج کل ہمارے ہاں یہ وَبا بہت عام ہے ❁ کسی نے داڑھی شریف کی سُنّت سجالی تو اس پر تنقید ❁ کوئی عمامے شریف کا تاج سجالے تو اس پر تنقید ❁ کوئی آدھی پنڈلی تک سُنّت کے مطابق کرتا پہنتا ہے تو اس پر تنقید ❁ بے چارے غریب کے لباس پر طعن و تشنیع کرتے ہیں ❁ دوسروں کی نقل اُتار کر ان کے انداز کا مذاق اُڑایا جاتا ہے ❁ یہاں تک کہ بعض نادان قُدرت کی بنائی ہوئی چیزوں کا بھی مذاق اُڑاتے ہوئے بالکل نہیں شرماتے ❁ کسی کی آنکھ ٹیڑھی ہے تو اسے بھینگا کہہ کر مذاق اُڑائیں گے ❁ کسی کی ناک لمبی ہے تو اس کی ناک کا مذاق ❁ کسی کے ہونٹ موٹے ہیں تو اس کے ہونٹوں کا مذاق ❁ کسی بے چارے کی ٹانگ میں مسئلہ ہے تو اسے لنگڑا کہہ کر مذاق اُڑاتے اور سامنے والے کی عزّتِ نفس کی دھجیاں اُڑاتے ہیں۔

مذاق اُڑانے کے عذابات

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس کا مذاق اُڑاؤ۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: بلاشُبہ لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لیے جنّت کا دروازہ کھولا جائے گا، پھر اسے بُلایا جائے گا: آؤ! قریب آؤ...! جب وہ جنّت کے قریب آئے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کیا جائے گا۔[2]

آہ! وہ نادان جو دوسروں کی عزّت کا خیال نہیں رکھتے، مذاق اُڑاتے اور دوسروں کو

1...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراۃ، صفحہ:484، حدیث:1995۔
2...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد:5، صفحہ:311، حدیث:6757۔

ذلیل کرکے ہنستے اور خوشیاں مناتے ہیں، اس روایت کو بار بار پڑھیں، اس پر غور کریں، ذرا سوچیں تو سہی...! وہ قیامت کا 50 ہزار سال کا دِن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، ہر طرف نَفْسِی نَفْسِی کا عالَم، اس صُورتِ حال میں جب کسی کو جنّت کی طرف پُکارا جائے گا، اس کے دِل میں کیسی خوشی داخِل ہوگی، وہ اپنی قسمت پر رشک کرتا، کتنی اُمّید کے ساتھ جنّت کی طرف لپکے گا مگر آہ...! جیسے ہی جنّت کے قریب پہنچے گا، دروازہ بند کر دیا جائے گا، ذرا تَصَوُّر تو باندھیے! اس وقت کیسی نَدامَت ہوگی، اُمّیدوں کے سارے چراغ یک دَم گُل ہو جائیں گے، خوشیاں مناتا ہوا دِل چکنا چُور ہو جائے گا۔ آہ! یہ حسرت، یہ ندامت کس لیے ہوگی...؟ اس لیے کہ یہ بدنصیب دُنیا میں دوسروں کا مذاق اُڑاتا تھا، روزِ قیامت اسے اس بُرے کام کا بدلہ دیا جائے گا۔

بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو | اور تمسخر بھی اُڑانا چھوڑ دو

مذاق مسخری کا شرعی حکم

اے عاشقانِ رسول! دُنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والا مسلمان ہو، ہم پر لازِم ہے کہ ہم ہرگز ہرگز اس کا مذاق نہ اُڑائیں۔ **حضرت علّامہ عبدُ المصطفیٰ اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:** اِہانت اور تحقیر کے لیے زبان یا اشاروں یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اُڑانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1]

(2): کسی کو طعنہ نہ دو...!

اجتماعی زندگی کے آداب کا دوسرا مدنی پھول بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

1 ...جہنم کے خطرات، صفحہ: 173۔

وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ (پارہ:26،سورۂ حجرات:11)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے:یعنی زبان یا اِشارے کے ذریعے ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، کیونکہ مؤمن ایک جان کی طرح ہیں، جب کسی مسلمان پر عیب لگایا جائے گا تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔(1)

اب ہمارے ہاں دوسروں کو طعنے دینے کی وبا بھی بہت عام ہے ❁ کوئی سُنّتیں اپنائے ❁ اپنا اُٹھنا بیٹھنا ❁ چلنا پھرنا ❁ کھانا پینا ❁ پہننا وغیرہ سُنّت کے مُطابِق کرلے تو اس پر طعنوں کے تِیر برسائے جاتے ہیں ❁ غریب کو غُربت کا طعنہ دیا جاتا ہے ❁ کبھی کسی کی ذات کو کمتر سمجھ کر اُس کی ذات کا طعنہ دیا جاتا ہے (حالانکہ کوئی ذات ذلیل یا کمتر نہیں، عزّت کا معیار تقویٰ ہے) ❁ کوئی مزدوری کرتا ہے تو اسے مزدوری کا طعنہ ❁ کوئی ٹھیلہ لگاتا ہے تو اسے ٹھیلہ لگانے کا طعنہ ❁ جس کے ہاں صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں، بیٹا نہ ہو، (حالانکہ بیٹی اللہ پاک کی رحمت ہے، اس کے باوُجود) اسے طعنے دیئے جاتے ہیں۔

رشتوں کا لین دین ہو یا خدانخواستہ طلاق وغیرہ کا مُعامَلہ ہو جائے، تب تو شیطان خُوب کُھل کر کھیلتا اور خُوب طعن و تشنیع کی آفت میں مبتلا کرتا ہے۔

طعن و تشنیع کی مذمت میں 2 احادیث

کاش! ہم اللہ و رسول کی تعلیمات کو سچّے دِل سے عملی طَور پر اپنالیں...!(1): حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

(1)... تفسیر صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:11، جلد:9، صفحہ:430 بتغیر قلیل۔

نے فرمایا: بہت لَعنَت کرنے والے، بہت طعنے دینے والے قیامت کے دِن نہ گواہ ہوں گے، نہ شفیع۔[1]

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت قیامت کے دن گزشتہ انبیائے کرام (علیہم السَّلام) کی گواہ بھی ہو گی (یعنی یہ گواہی دے گی) کہ انہوں نے اپنی اُمّتوں کو تبلیغ فرمادی اور گنہگاروں کی شفاعت کرنے والی بھی ہو گی مگر جو مسلمان لعنت کرنے اور طعنے دینے کا عادِی ہو گا، وہ ان دونوں نعمتوں سے محروم رہے گا۔ لہٰذا دُنیا میں لعن طعن کے عادِی نہ بنو۔[2]

(2): حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لَعنَت کرنے والا، نہ فُحش (یعنی بے ہُودہ) بکنے والا ہوتا ہے۔[3]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ عُیُوب (یعنی طعنے دینا، لعنت کرنا اور فُحش بکنا، یہ) سچے مسلمان میں نہیں ہوتے، اپنے عیب نہ دیکھنا، دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا، ہر ایک کو لعن طعن کرنا اسلامی شان کے خِلاف ہے۔ بعض لوگ جانوروں کو، ہوا کو گالیاں دیتے ہیں، بعض لوگ گالی پہلے دیتے ہیں، بات بعد میں کرتے ہیں، یہ سب اس حدیثِ پاک سے عِبرت پکڑیں۔[4]

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلة، صفحہ: 1004، حدیث: 2598۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 451 بتغیر قلیل۔
3 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، صفحہ: 481، حدیث: 1977۔
4 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 469 بتغیر قلیل۔

(3): ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے تیسرا اَدب قرآنِ کریم نے یہ بیان کیا:

وَلَاتَنَابَزُوْابِالْاَلْقَابِ ؕ (پارہ:26، سورۂ حجرات:11)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔

صَدرُ الاَفاضِل سید محمد نعیم الدِّین مراد آبادی رحمۃ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار مَعلُوم ہوں (ان ناموں سے نہ پُکارو!) جیسے کسی کو لمبو! موٹو! کالُو! وغیرہ کہہ کر پُکارنا۔[1]

بُرے نام سے پُکارنے کا حکم

افسوس! آج کل یہ بَلا بھی معاشرے میں عام ہوتی جارہی ہے، آدمی کا اَصْل نام بہت اچھا ہوتا ہے، پھر لوگ نہ جانے کیوں دوسروں کو بُرے ناموں سے پُکارتے ہیں۔ جس کا جو نام ہو، اس کو اُسی نام سے پُکارنا چاہیے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا نام مثلاً: لَمبو، ٹِھنگو وغیرہ نہ رکھا جائے، عموماً اس طرح کے ناموں سے سامنے والے کی دِل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے، اس کے باوُجُود پُکارنے والا جان بوجھ کر بار بار لطف اَندوز ہونے کے لیے اُسے اُلٹے نام سے پُکارتا ہے۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت، شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافِرِ ذِمّی کو بھی شرعی حاجت کے بغیر ایسے الفاظ سے پُکارنا جس سے اس کی دِل شکنی ہو، اُسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائِز و حرام ہے، اگرچہ بات فِی نَفْسِہٖ سچی ہو۔[2]

1 ... خزائن العرفان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:11، صفحہ:950۔

2 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:23، صفحہ:204۔

مثلاً: کسی کا رنگ واقعی کالا ہے، اس کے باوُجود اسے کالو کہہ کر پُکارنے سے اس کی دِل آزاری ہوتی ہے تو اسے یُوں پُکارنا، ناجائِز و حرام ہی رہے گا۔

اُلٹے نام سے پُکارنے کی مذمت

حضرت عُمیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی کو اس کے نام کے عِلاوہ نام (یعنی بُرے لقب) سے بُلایا، اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔[1]

(4): بدگمانی مت کیجیے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چوتھا ادب اللہ پاک نے یہ بیان فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پارہ:26، سورۂ حجرات:12)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: آیت کے اس حِصّے میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو بہت زیادہ گمان کرنے سے منع فرمایا کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گُناہ ہیں، لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔[2]

گمان کی 3 اقسام

عُلَما فرماتے ہیں: گمان (یعنی ہمارے دِل میں آنے والے خیالات شرعی حکم کے اعتبار سے)

---

1 ...مسند فردوس، جلد:3، صفحہ:552، حدیث:5727۔

2 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:12، جلد:9، صفحہ:433۔

3 قسم کے ہیں: (1):واجِب: جیسے اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا (2): مُستَحَب: جیسے نیک مسلمان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا (3): ممنوع و حرام: جیسے اللہ پاک کے ساتھ برا گمان رکھنا، یونہی کسی مسلمان کے لیے بدگمانی کرنا کہ یہ حرام ہے۔[1]

بدگمانی جھوٹ ہے

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدتَرین جھوٹ ہے۔[2]

بدگمانی کے دینی و دُنیوی نقصانات

تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے: (1): جس کے بارے میں بدگمانی کی، اگر اس کے سامنے اس کا اِظہار بھی کر دیا تو اس کی دِل آزاری ہو سکتی ہے اور شرعی اجازت کے بغیر مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے (2): اگر مسلمان کے سامنے اس کے مُتَعَلِّق بدگمانی کا اظہار نہ کیا، بلکہ اس کی پیٹھ پیچھے کسی اور سے کیا تو یہ غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا بھی حرام ہے (3): بدگمانی کرنے والا محض اپنے گمان پر صبر نہیں کرتا بلکہ وہ سامنے والے کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے عیب تلاش کرنا بھی گُناہ ہے (4): بدگمانی کی ہلاکت میں سے یہ بھی ہے کہ بدگمانی کرنے سے بُغض اور حسد جیسے خطرناک باطنی امراض پیدا ہوتے ہیں (5): بدگمانی کرنے سے 2 بھائیوں میں دُشمنی پیدا ہو جاتی ہے، ساس اور بہو ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں، شوہر اور بیوی میں ایک دوسرے پر اعتماد ختم

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، جلد: 9، صفحہ: 433 بتغیر قلیل۔

2 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظن...الخ، صفحہ: 994، حدیث: 2563۔

ہو جاتا ہے، بدگمانی کی وجہ سے بات بات پر آپس میں لڑائی رہنے لگتی ہے اور بالآخر بعض دفعہ طلاق کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ بدگمانی کی وجہ سے بھائی اور بہن کے درمیان تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور یوں ایک ہنستا بستا گھر اُجڑ کر رہ جاتا ہے **(6):** دوسروں کے لیے برے خیالات رکھنے والے افراد پر فالج اور دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حال ہی میں ایک تحقیقی رپوٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ افراد جو دوسروں کے لیے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار اور غصے میں رہتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ 86 فیصد بڑھ جاتا ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں بدگمانی کی آفت سے محفوظ فرمائے، آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(5): کسی کے عیب تلاش نہ کرو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے پانچواں اَدب یہ ہے کہ

وَلَا تَجَسَّسُوْا (پارہ:26،سورۂ حجرات:12)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو۔

تَجَسُّس کسے کہتے ہیں...؟

لوگوں کی چھپی ہوئی باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا تَجَسُّس کہلاتا ہے۔[2]

❁ مثال کے طور پر کسی سے پوچھنا: رات دیر تک جاگتے رہتے ہو، فجر بھی پڑھتے ہو یا نہیں؟ ❁ کسی نے نوکر رکھا تو اُس سے پوچھنا: آپ کا نیا نوکر برابر کام کرتا ہے یا نہیں؟ یہ

1... تفسیر صراط الجنان، جلد:9، صفحہ:435 تا 436 بتغیر۔
2... حدیقہ ندیہ، الخلق الرابع والعشرون، جلد:3، صفحہ:160۔

بھی بِلا اِجازتِ شَرعی پوچھنا عیب ڈھونڈنا ہے اور اس سوال کے جواب میں پورا خطرہ ہے کہ جس سے پوچھا گیا وہ نوکر کے بارے میں کام چور ہے، وغیرہ اَلفاظ کہہ کر گنہگار ہو جائے ❁ اسی طرح بِلا اِجازتِ شَرعی کسی کا کوئی عیب مَعلُوم کرنے کے لیے اس کا پیچھا کرنا، اس کے گھر میں جھانکنا وغیرہ بھی تجسُّس میں داخِل ہے۔

تجسس کے متعلق 2 احکام

(1): مسلمان کی عیب جُوئی (یعنی اس کے عیب تلاش کرنا) حرام ہے۔[1] (2): نوکر رکھنے یا کہیں شادی کا اِرادہ ہے تو حَسْبِ ضرورت مَعلُومات کرنا گُناہ نہیں۔[2]

مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنے کی مذمَّت

حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے وہ لوگو! جو زبان سے تو ایمان لے آئے ہو مگر تمہارے دِل میں ابھی تک ایمان داخِل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور نہ ان کے عُیُوب کو تلاش کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا، اللہ پاک اُس کا عیب ظاہِر فرمادے گا اور اللہ پاک جس کا عیب ظاہِر فرمادے تو اُسے رُسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر (چُھپ کر بیٹھا ہوا) ہو۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اس سے مَعلُوم ہوا کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا اور ان کے عیب ڈھونڈنا منافقوں کا کام ہے، یہ بھی مَعلُوم ہوا کہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کا انجام ذِلّت و رُسوائی ہے کہ جو شخص دوسروں کے عیب ڈھونڈتا ہے، یقیناً اس میں بھی کوئی نہ

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد: 14، صفحہ: 271 بتغیر قلیل۔
2 ... گناہوں کے عذابات، حصہ: 1، صفحہ: 32۔
3 ... ابوداوٗد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، صفحہ: 765، حدیث: 4880۔

کوئی عیب ضرور ہو گا اور ممکن ہے کہ وہ عیب ایسا ہو جس کے ظاہر ہونے سے وہ معاشرے میں ذلیل و خوار ہو جائے۔ لہٰذا عیب تلاش کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان کی اس حرکت کی بنا پر کہیں اللہ پاک ان کے وہ پوشیدہ عیوب ظاہر نہ فرما دے جس سے وہ ذلت و رسوائی سے دوچار ہو جائیں۔

عیبوں پر پردے ڈالیے...!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دوسروں کے عیبوں پر پردے ہی ڈالا کریں۔ **بخاری شریف** کی حدیثِ پاک ہے، **رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:** جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ رکھا، اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ رکھے گا۔[1]

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: جب تم اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرنے کا ارادہ کرو تو (اس وقت) اپنے عیبوں کو یاد کرو۔[2]

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے بچنے، اپنے عیبوں کو تلاش کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

(6): غیبت مت کیجیے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چھٹا اَدب یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان بھائی کی غیبت نہ کی جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور ایک دوسرے کی

1 ...بخاری، کتاب المظالم والغضب، صفحہ:630، حدیث:2442۔

2 ...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد:5، صفحہ:311، حدیث:6758۔

(پارہ:26،سورۂ حجرات:12) | غیبت نہ کرو۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟

کسی کے بارے میں اس کی غیر مَوجُودَگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پہنچ جائے تو اُسے ناگوار مَعلُوم ہو۔ اسے غیبت کہتے ہیں۔[1]

مثلاً؛ کسی کے مَجلِس سے اُٹھ کر جانے کے بعد اس طرح کہنا: ❁ یار! وہ گیا، جان چُھوٹی ❁ ڈیڑھ ہشیار ہے ❁ بات بات پر ہاہا کر کے ہنستا تھا وغیرہ۔ اسی طرح مُستَحَبَّات ونوافِل میں سُستی کرنے والے کے بارے میں اس طرح کہنا: ❁ اُس نے زندگی میں کبھی عَاشُورا کا روزہ نہیں رکھا ❁ وہ اَوَّابین کیا پڑھے گا! اُس کو یہ تو پوچھو کہ یہ نوافِل کس وَقت پڑھے جاتے ہیں ❁ وہ تبَرُّك کہہ کر نیاز تو کھالیتا ہے مگر اس کے لیے چندہ کبھی نہیں دیتا۔[2]

غیبت کے متعلق احکام

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی مسلمان کی عزّت میں سے ہے کہ ہم اس کی غیبت نہ کریں، نہ ہی سُنیں کہ (1): غیبت گُناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] (2): غیبت کو حَلال جاننے والا کافِر ہے۔[4] (3): غیبت کرنے والا فاسِق و گنہگار اور عَذابِ نار کا حق دار ہوتا ہے (4): بغیر شَرعِی مَجبُوری کے غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے ہی کی طرح گنہگار ہوتا ہے۔[5]

---

1 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ:438۔
2 ...گناہوں کے عذابات، حصہ:1، صفحہ:56۔
3 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ:26۔
4 ...الحدیقۃ الندیۃ، القسم الثانی فی آفات اللسان، المبحث الاول، النوع السادس، جلد:4، صفحہ:45۔
5 ...گناہوں کے عذابات، حصہ:1، صفحہ:27۔

ان دونوں نے روزہ نہیں رکھا

حدیثِ پاک میں ہے کہ 2 عورتوں نے روزہ رکھا دن کے اختتام پر انہیں بُھوک اور پیاس نے خوب تنگ کیا، قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جاتیں، انہوں نے کسی کو بارگاہِ رسالت میں بھیج کر روزہ اِفطار کی اجازت طلب کی تو غیب دان نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی طرف ایک پیالہ بھیجا اور فرمایا: اُن دونوں سے کہو کہ تم نے جو کھایا ہے، اس کی پیالے میں قے (یعنی اُلٹی) کرو! ایک نے تازہ خون اور گوشت کی اُلٹی کی اور اسی کی طرح دوسری نے بھی اُلٹی کی یہاں تک کہ دونوں نے پیالہ بھر دیا۔ لوگوں کو اِس پر تعجب ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ هَاتَیْنِ صَامَتَا عَمَّا اَحَلَّ اللهُ لَهُمَا، وَاَفْطَرَتَا عَلٰی مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمَا

ان دونوں نے اللہ پاک کی حلال کردہ چیز سے روزہ رکھا اور اُس کی حرام کردہ چیز (یعنی غیبت) سے اِفطار کیا، یُوں کہ دونوں میں سے ایک دوسری کے پاس بیٹھی اور دونوں لوگوں کی غیبت کرنے لگیں تو یہ لوگوں کا گوشت ہے جو اِنہوں نے (غیبت کی صورت میں) کھایا۔[1]

روزہ ڈھال ہے مگر...!!

ایک حدیثِ پاک میں اِرشاد ہوا:

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ

ترجمہ: روزہ ڈھال ہے جب تک اِسے (یعنی ڈھال کو) پھاڑا نہ ہو۔

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث عبید مولیٰ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، جلد:9، صفحہ:597، حدیث:24295۔

عرض کی گئی:

وَبِمَ یَخْرِقُہٗ؟

ترجمہ: کس چیز سے پھاڑے گا؟

فرمایا:

بِکَذِبٍ اَوْ غِیْبَۃٍ

ترجمہ: جھوٹ یا غیبت سے۔[1]

بیان کا خلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! خلاصۂ کلام یہ ہے کہ روزہ اِنفرادی عبادت ضَرور ہے، البتہ اس کا اَثَر اجتماعی اور معاشرتی زندگی پر بھی ظاہِر ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی معاشرتی زندگی کو، اپنے طَور طریقوں اور عادات کو بھی بہتر کرنے کی بھرپُور کوشش کریں۔ سورۂ حجرات کی روشنی میں معاشرتی زندگی کے 6 آداب ہم نے سُنے: (1): کسی کا مذاق نہ اُڑائیں (2): کسی کو طعنہ نہ دیں (3): کسی کے بُرے نام نہ رکھیں (4): بدگمانیوں سے بچیں (5): اپنے مسلمان بھائیوں کے عیب تلاش نہ کریں (6): کسی کی غیبت (یعنی پیٹھ پیچھے بُرائی) نہ کیا کریں۔

یہ 6 آدابِ زندگی اپنانے کی بھرپُور نیت فرمائیے! اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان کی خوب برکتیں نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ عبدان، جلد: 3، صفحہ: 264، حدیث: 4536۔

کلمہ اینڈ دُعا اپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت ہی پیاری موبائل اپلی کیشن بنام **کلمہ اور دُعا** (**Kalmah&Dua**) جاری کی ہے۔ اس اپلی کیشن کے ذریعے بہت آسان انداز سے بچوں کی تربیت کی جاسکتی ہے ❁ اس اپلی کیشن میں بچوں کے لیے 6 کلمے آڈیو کی صورت میں حروف کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ ❁ روزمرہ کی 16 مختلف دعائیں مثلاً پانی پینے کی دُعا ❁ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا ❁ دودھ پینے کی دُعا ❁ سوتے وقت کی دُعا وغیرہ حروف کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ اور مختلف موضوعات پر سنّتیں اور آداب وغیرہ بھی شامِل ہیں۔ اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال کرکے فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلط مسئلے کی نشاندہی)

مسئلہ: روزے کی حالت میں بال اور ناخن کاٹنا جائز ہے۔

وضاحت: روزے کی حالت میں سر کے بال کاٹ سکتے ہیں اور ناخن بھی تراش سکتے ہیں۔ اِس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ہاں! اس بات کا خیال رکھیں...!! ناخن نیل کٹر (*Nail cutter*) سے کاٹنے چاہئیں اگر کسی نے منہ سے ناخن کاٹے اور کھا لیے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر

---

1 ...مدنی مذاکرہ، 2 رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ عصر ملتقطاً۔

عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے خزانوں میں ایک خزانہ (وظیفہ)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه

اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی گئی: کیوں نہیں! فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه (یعنی یہ کلمات جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ ہیں)۔[1] اللہ پاک عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعا...الخ، باب استحباب خفض...الخ، صفحہ:1041، حدیث:2704۔